

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

دھرم پال اروڑا

بنام

پنجاب ریاستی الیکٹریٹی بورڈ اور دیگر

22 نومبر 2006

(ڈاکٹر اے آر۔ لکشمین اور ترون چیئر جی، جسٹس صاحبان)

ملازمت کا قانون:

ملازم کو مورخہ 26.8.74 پر ملازمت سے معطل کر دیا گیا۔ ملازم کو 25.8.75 پر دوبارہ ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔ مورخہ 4.10.1976 سے موثریت کی حد عبور کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ مداخلت کی مدت کو غیر حاضری کا عرصہ سمجھا جاتا ہے۔ تحقیقات۔ ایک سالانہ ترقی، اضافہ روک دیا گیا۔ ٹرائل عدالت کے ذریعے اعتراض کو مسترد کر دیا گیا۔ پہلی اپیل عدالت کے ذریعے تصدیق شدہ۔ دوسری اپیل عدالت عالیہ کے ذریعے مسترد کر دی گئی۔ اپیل پر، عدالت عظمیٰ نے مقدمہ عدالت عالیہ کو میں واپس بھیج دیا۔ ذیلی عدالتوں کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ سالانہ انکریمنٹ کو روک دیا گیا ہے۔ مجموعی اثر کے ساتھ اضافہ ایک بڑی سزا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ باقاعدہ تفتیش کے بغیر عائد کیا گیا تھا۔ تاہم، تکنیکی بنیادوں پر نتیجہ خیز فائدہ سے انکار کیا گیا۔ اپیل پر، منعقد: جب الزامات حوالے سے کسی ملازم کے خلاف کوئی خاص انکوائری کی جاتی ہے اور سزا عائد کرنے کا حتمی حکم منظور کیا جاتا ہے۔ اگر حتمی حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، تو ملازم تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہوتا ہے۔ لہذا، ملازم کو صرف تکنیکی بنیادوں پر خاطر خواہ راحت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا کہ راحت/مخصوص راحت کا دعویٰ کرتے ہوئے سزا دینے کے حکم کی تاریخ نہیں دی گئی تھی۔ ایک بار حتمی حکم جانے کے بعد چارج شیٹ کی تاریخ سے لے کر حتمی حکم کی منظوری کی تاریخ تک کے تمام احکامات کالعدم ہو جاتے ہیں۔ تمام نتیجہ خیز فوائد کے حقدار ہوتے ہیں اور 4.10.1974 سے کارکردگی کو عبور کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ پنجاب ریاستی الیکٹریسیٹی بورڈ میں اسٹنٹ ریونیو کا وٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ انہیں معطل کر دیا گیا اور بعد میں ان پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ بعد میں، اسے 25.8.1975 کے حکم نامے کے ذریعے ملازمت میں بحال کر دیا گیا۔ جس میں حکم دیا گیا تھا کہ عہدے دار کا رگرڈنگی مورخہ 4.10.1974 کو عبور کرنے والا تھا لیکن اسے کارکردگی مورخہ 1.4.1976 کو عبور کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جس میں 4.9.1974 سے 30.9.1975 تک کی درمیانی مدت کو غیر ڈیوٹی مدت سمجھا گیا تھا۔ ایک انکوائری کی گئی اور 16.3.1984 پر ایک حکم منظور کیا گیا، جس کے تحت اس کی ایک سالانہ گریڈ انکریمنٹ کو مستقبل کے اثر سے روک دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے کچھ راحت کے لیے دیوانی دعویٰ دائر کیا۔ ٹرائل عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔ ناراض، عہدہ دار نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے اپیل دائر کی پہلی اپیل کو اپیلٹ عدالت نے مسترد کر دیا۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف دائر اپیل کو اس عدالت نے عدالت عالیہ میں واپس پیش کرتے ہوئے منظور کر لیا تھا۔ یہ معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے غور کے لیے اس وقت سامنے آیا جب اس نے قانون کے دو اہم سوالات کے بعد واضح کیا:

(i) اس بارے میں کہ آیا مستقبل کے اثر سے سالانہ گریڈ میں اضافے کو روکنا ایک بڑی سزا ہے اور 1971 کے ضابطہ بندی 8 کے تحت تجویز کردہ مناسب طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہیے تھا اور چونکہ مذکورہ ضابطہ بندی کی خلاف ورزی ہوئی تھی، اس لیے تاوان عائد کرنے کا حکم غیر قانونی اور غیر مستحکم ہے۔

(ii) اس بارے میں آیا کہ 10.10.1980 کا حکم جسے اپیل کنندہ کو 4.10.1974 کے بجائے 1.4.1976 کے ساتھ ایفیشنسی بار کو عبور کرنے کی اجازت دی گئی تھی، قانونی طور پر غیر مستحکم ہے۔

اپیل کنندہ کے حق میں سوال نمبر 1 کا جواب دیتے ہوئے، اپیل کنندہ کے مقدمے کو عدالت عالیہ نے اس اثر کے ساتھ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ مستقبل کے اثر سے اس کی ایک سالانہ گریڈ انکریمنٹ کو روکنے کے حکم کو غیر قانونی اور کالعدم دعویٰ دیا گیا تھا۔ تاہم دوسرے سوال پر، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ 10.10.1980 کے حکم پر اپیل کنندہ نے حملہ نہیں کیا تھا، اس لیے کوئی راحت نہیں دی جاسکتی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1-1۔ جب کسی ملازم کے خلاف الزامات کے حوالے سے کوئی خاص انکوائری کی جاتی ہے اور سزا کا حتمی حکم عائد کیا جاتا ہے اور جب مذکورہ حتمی حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، تو ملازم تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہوتا ہے۔ فوری معاملے میں، اپیل کنندہ نے سزا کے حتمی حکم کو خاص طور پر چیلنج کیا تھا اور اہلیت کی حد عبور کرنے کے دعوے کو مورخہ 4.10.1974 سے انکار کرنے میں مدعا علیہ حکام کی کارروائی کو بھی چیلنج کیا تھا۔ اور مذکورہ کارروائی کو خاص طور پر اس وقت چیلنج کیا گیا تھا کیونکہ مذکورہ کارروائی کے حکم کا ذکر یا چیلنج نہیں کیا گیا تھا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ 4.10.1974 کو ملازم کو اہلیت کی حد عبور کرنے کی راحت سے انکار کیا جاسکتا ہے۔ جب مقدمے میں مخصوص دعویٰ اور راحت کا دعویٰ کیا گیا تھا تو اسے محض تکنیکی وجوہات کی بنا پر خاطر خواہ راحت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا حالانکہ حکم کی تاریخ کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ (328-بی-سی-ڈی)

مورخہ 10.10.1980 کے حکم نامے سے، جس کے تحت اپیل کنندہ کو اہلیت کی بناء پر 04.10.1974 کو عبور کرنے کے فائدے سے انکار کیا گیا تھا اور اسے صرف اہلیت کی حد 01.04.1976 کو عبور کرنے کی اجازت دی گئی تھی، یہ واضح ہے کہ یہ انہی الزامات کا تسلسل تھا جس کی وجہ سے ملازم کو اس تاریخ سے اہلیت کی حد کو عبور کرنے کے فائدے سے انکار کیا گیا تھا جس کا وہ حقدار تھا۔ اور یہ کہ اپیل کنندہ کو محکمہ کی طرف سے 24.09.1974 پر فرد جرم پیش کی گئی تھی اور یہ وہی فرد جرم تھی جس کی وجہ سے بالآخر 16.03.1984 کے حکم ذریعے اپیل کنندہ کے خلاف حتمی تاوان عائد کیا گیا۔ لہذا، ایک بار حتمی حکم جانے کے بعد، فرد جرم کی تاریخ سے لے کر حتمی حکم کی منظوری کی تاریخ تک کے تمام احکامات کالعدم اور بے کار ہو جاتے ہیں۔ لہذا اپیل کنندہ 4.10.1974 سے 30.9.1975 تک کی مدت کے لیے تمام مالیاتی فوائد کا حقدار ہوگا اور ساتھ ہی 1.4.1976 کے بجائے اہلیت کی حد 4.10.1974 کو عبور کرنے کا بھی حقدار ہوگا۔ (328-ای-329-بی-سی-ڈی)

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5162۔

چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے مورخہ 13.2.2004 کے فیصلے اور حکم سے باقاعدہ دوسری اپیل نمبر- 2322/1987

اپیل کنندہ کے لیے آر کے کپور، ایس ایس یادو، ایم کے ورما، گووند کوشک اور انیس احمد خان۔

جواب دہندگان کے لیے ہر بندرموہن سنگھ اور کوشل۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈاکٹر اے آر۔ لکشمین، جے۔ رخصت دی گئی۔

یہ اپیل مورخہ 13.2.2004 پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے حتمی حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جو 1987 کی باقاعدہ دوسری اپیل نمبر 2332 میں منظور کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ پنجاب ریاستی الیکٹریٹی بورڈ میں اسٹنٹ ریونیو اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ اسے 26.8.1974 کے حکم نامے کے ذریعے معطل کر دیا گیا۔ اسے مراسلہ مورخہ 24.9.1974 کے الزامات نامہ ذریعے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، اسے 25.8.1975 کے حکم کے ذریعے ملازمت میں بحال کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ کو کارکردگی کی اہلیت کی حد 4.10.1974 کو عبور کرنا تھا لیکن اسے کارکردگی کی اہلیت کی حد 1.4.1976 کو عبور کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس کی تاریخ 10.10.1980 مدعا علیہ بورڈ نے منظور کی تھی۔ 4.9.1974 سے 30.9.1975 تک کی مدت کو غیر حاضر ملازمت سمجھا جاتا تھا۔ ایک انکوائری کی گئی اور 16.3.1984 پر ایک حکم منظور کیا گیا جس کے تحت اپیل کنندہ کی ایک سالانہ گریڈ انکریمنٹ کو مستقبل کے اثر سے روک دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے 28.4.1984 پر سینئر سب جج پٹیل کی عدالت میں دیوانی دعویٰ دائر کیا۔ یہ دعویٰ اعلامیہ اور دیگر اتفاقی ریلیف کے لیے دائر کیا گیا تھا۔ فاضل ٹرائل جج نے 12.3.1985 کے فیصلے کے ذریعے اپیل کنندہ - مدعی کی طرف سے دائر دعویٰ کو مسترد کر دیا۔ ٹرائل عدالت کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف، اپیل کنندہ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے پہلی عرضی دائر کی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے، اپیل کنندہ نے خاص طور پر دلیل دی تھی کہ اپیل کنندہ کا دعویٰ یہ تھا کہ اس نے کارکردگی کی حد 4.10.1974 کو عبور کیا ہے اور وہ 4.9.1974 سے 30.9.1975 تک معطلی کی مدت کے لیے مکمل تنخواہ اور الاؤنس کا حقدار ہے۔ مزید عرض کیا گیا کہ 16.3.1984 کا حکم غیر قانونی تھا کیونکہ نہ صرف یہ کہ حکم معقول حکم نہیں تھا بلکہ یہ بھی کہ انکوائری آفیسر کی رپورٹ جمع ہونے کے بعد سزا دینے والے اتھارٹی کی طرف سے اپیل کنندہ کو کوئی وجہ بتاؤ نوٹس نہیں دیا گیا تھا اور مزید یہ کہ انکوائری آفیسر کی رپورٹ کی کاپی بھی اپیل کنندہ کو فراہم نہیں کی گئی تھی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے واضح طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ:-

"جہاں تک انکوائری رپورٹ اور وجہ بتاؤ نوٹس کی کاپی کا تعلق ہے، مانا جاتا ہے کہ انکوائری آفیسر کی طرف سے انکوائری رپورٹ پیش کیے جانے کے بعد مورخہ 16.3.1984 کو انکوائری آفیسر کی رپورٹ کی کوئی کاپی مدعی کو فراہم نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی سزا دینے والی اتھارٹی کی طرف سے مدعی کو کوئی وجہ بتاؤ نوٹس دیا گیا تھا۔

مذکورہ نتیجے کے باوجود، پہلی ایپیلیٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ سزا دینے والی اتھارٹی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ انکوائری آفیسر کی رپورٹ کی کاپی اپیل کنندہ مدعی کو فراہم کرے یا اعتراض شدہ حکم کی منظوری سے پہلے اسے وجہ بتاؤ نوٹس دے۔ عدالت نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ انکوائری کی رپورٹ ملازمین کو پیش کی جانی چاہیے اور صرف بڑی سزا کی صورت میں وجہ بتاؤ نوٹس دیا جانا چاہیے۔ پہلی ایپیلیٹ عدالت کے مطابق، چونکہ صرف معمولی سزا دی گئی تھی، اس لیے اپیل کنندہ کے خلاف سزا دینے سے پہلے انکوائری رپورٹ کی کاپی پیش کرنے یا اسے وجہ بتاؤ نوٹس دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ نتیجے میں، پہلی ایپیل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے مسٹر دکر دی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے باقاعدہ دوسری ایپیل دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے داخلے کے مرحلے پر شروع میں ہی مسٹر دکر دیا۔ عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت عرضی نمبر 88/2288 دائر کی۔ جس میں اس عدالت کی طرف سے چھٹی دی گئی تھی اور خصوصی چھٹی کی درخواست دیوانی اپیل نمبر 2549/88 کے طور پر درج کی گئی تھی۔ اس عدالت نے اپیل کو نمٹاتے ہوئے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:

“پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 28 نومبر 1987 کے حکم کے خلاف اپیل کی ہدایت کی گئی ہے جس میں یہاں اپیل کی دوسری ایپیل کو مختصر طور پر مسٹر دکر دیا گیا ہے۔

کلونت سنگھ گل بنام ریاست پنجاب، (1991) ضمیمہ 1 ایس سی سی 5043 میں ہمارے فیصلے کے پیش نظر، مستقل اثر کے ساتھ انکریمنٹس کو روکنے کا حکم ایک بڑی سزا ہے۔ ان حالات میں ہمیں ایسا لگتا ہے کہ سمری برخاستگی کا حکم جائز نہیں تھا اور اس معاملے کو وجوہات بتانے کے بعد میرٹ پر نمٹا دیا جانا چاہیے تھا کیونکہ فاضل ڈسٹرکٹ جج نے اپنے فیصلے میں، جسے عدالت عالیہ کے سامنے ناکام طور پر چیلنج کیا گیا تھا، یہ نظریہ اختیار کیا کہ زیر بحث سزا، جو مستقل اثر کے ساتھ انکریمنٹس کو روکنے کی تھی، ایک معمولی سزا تھی اور یہ نظریہ غلط ہے۔

اوپر مذکور اپنے فیصلے کے پیش نظر، ہم اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور وجوہات بتانے کے بعد کیس کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ میں بھیج دیتے ہیں۔ ہم نے فریقین کے باقی تنازعات پر غور نہیں کیا ہے اور ان پر عدالت عالیہ کے سامنے زور دیا جاسکتا ہے۔

اپیل کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے نمٹا دیا جاتا ہے۔"

ریمانڈ کے بعد معاملہ حتمی سماعت کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے غور کے لیے آیا۔ عدالت عالیہ نے قانون کے دو اہم سوالات درج ذیل وضع کیے:

“(1) سب سے پہلے، کہ مستقبل کے اثر سے سالانہ گریڈ میں اضافے کو روکنا ایک بڑی سزا ہے اور اس طرح 1971 کے ضابطہ بندی کے ضابطے 8 کے تحت مقرر کردہ مناسب طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہیے تھا اور چونکہ مذکورہ ضابطے کی خلاف ورزی ہوئی تھی، اس لیے تاوان عائد کرنے کا حکم غیر قانونی اور غیر مستحکم ہے۔ وکیل نے کلونت سنگھ گل بنام ریاست پنجاب (آج کا فیصلہ (1990) 4 ایس سی 70) کے ایک فیصلے پر انحصار کیا جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مجموعی اثر کے ساتھ سالانہ گریڈ میں اضافے کو روکنا ایک بڑی سزا ہے۔

(ب) دوم، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ 10.10.1980 (نمائش 10-P) کا حکم جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو 4.10.1974 کے بجائے 1.4.1976 کے ساتھ کارکردگی اہلیت کی حد پار کرنے کی اجازت دی گئی تھی، قانونی طور پر غیر مستحکم ہے اور اپیل کنندہ 4.10.1974 حد کے ساتھ کارکردگی اہلیت کو پار کرنے کا حقدار تھا۔”

متعلقہ فریقین کی طرف سے پیش وکیل کے دلائل سننے کے بعد، عدالت عالیہ نے قانون نمبر 1 کے سوال پر مشاہدہ کیا۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

"یہ نوٹ کرنے کی ضرورت ہے کہ قاعدہ 5 کے ذیلی قواعد (iv)، (v) اور 1970 کے قواعد کے قواعد 8 اور

9، 1971 کے ضابطوں میں موجود دفعات کے ساتھ متوازی مواد میں ہیں۔ سروان سنگھ بنام ریاست پنجاب اور دیگر (آئی ایل آر 1985 (2) پی اور ایچ 193) میں ڈویژن بنچ کے فیصلے کو عدالت عظمیٰ نے کلونت سنگھ گل کے معاملے (اوپر) میں مسترد کر دیا تھا۔ مدعا علیہ بورڈ کے لیے فاضل وکیل بھی اپیل کنندہ کے وکیل دلیل کی کامیابی سے تردید کرنے کے لیے فائدہ مند دلیل پیش نہیں کر سکے۔ مسئلہ نمبر 1 پر ذیلی عدالتوں کے نتائج۔ اس طرح الٹ دیا جاتا ہے اور یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مجموعی اثر کے ساتھ سالانہ گریڈ میں اضافے کو روکنا ایک بڑی سزا ہے اور موجودہ معاملے میں، 1971 کے ضابطہ بندی کے ضابطے 8 کے لحاظ سے باقاعدہ تحقیقات کے بغیر عائد کیا گیا ہے، اسے قانونی طور پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ مدعی اپیل کنندہ کا دعویٰ اس حد تک طے کیا جاتا ہے۔

جہاں تک قانون کے دوسرے سوال کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ نے دعویٰ دائر نہیں کیا ہے جس میں اس اثر کا اعلان کرنے کی درخواست کی گئی ہے کہ 10.10.1980 کا حکم کالعدم ہے اور اس لیے مذکورہ راحت اسے اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک کہ 10.10.1980 کا حکم مسترد نہ کیا جائے۔ چونکہ مذکورہ حکم پر اپیل کنندہ مدعی نے حملہ نہیں کیا تھا اور مقدمہ 4.5.1984 یعنی حکم کی منظوری کے تین سال سے زائد عرصے کے بعد دائر کیا گیا تھا، لہذا عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مقدمہ واضح دعویٰ پر وقت سے روک دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مزید مشاہدہ کیا ہے کہ اگر کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے تو بھی اپیل کنندہ مدعی کو اس سلسلے میں کوئی راحت نہیں دی جاسکتی، اور اس سکتے پر اپیل کنندہ دلیل کو مسترد کر دیا۔ نتیجتاً، دوسری اپیل کی جزوی دعویٰ پر اجازت دی گئی اور نیچے دی گئی عدالتوں کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری کو اوپر بتائے گئے حد تک الگ کر دیا گیا اور اپیل کنندہ کے مقدمے کو اس اثر کے اعلان کے لیے حکم دیا گیا کہ حکم نمبر۔ 222/سی اے او مورخہ 16.3.1984 مستقبل کے اثر کے ساتھ اس کی ایک سالانہ گریڈ انکریمنٹ کو روکنا غیر قانونی اور کالعدم قرار دیا گیا۔

عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے سے ناراض ہو کر مدعی نے اس عدالت میں مذکورہ دیوانی اپیل کو ترجیح دی۔ ہم نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مسٹر آر کے کپور اور جواب دہندگان کے فاضل وکیل مسٹر ایچ ایم سنگھ کو سنا۔ دونوں فاضل وکیلوں نے ہماری توجہ نیچے دی گئی عدالتوں کے ذریعے پیش کردہ نتائج اور دستاویزات کی طرف بھی مبذول کرائی۔ ہم نے عدالت عالیہ کے ذریعے دیے گئے فیصلے پر بھی غور سے غور کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی اوپر دیکھا گیا ہے، عدالت عالیہ نے مسئلہ نمبر۔ 1 نے واضح طور پر قرار دیا ہے کہ مجموعی اثر کے ساتھ سالانہ گریڈ انکریمنٹ کو

روکنا ایک بڑی سزا ہے اور موجودہ معاملے میں 1971 کے ضابطہ بندی کے ضابطے 8 کے لحاظ سے باقاعدہ تحقیقات کے بغیر عائد کیا گیا ہے، مذکورہ محکمہ جاتی کارروائی کو قانونی طور پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ ایسا مانتے ہوئے، عدالت عالیہ نے مدعی کے دعویٰ مذکورہ حد تک فیصلہ سنایا۔

جب اپیل کنندہ کے خلاف الزامات کے حوالے سے کوئی خاص انکوائری کی جاتی ہے اور سزا کا حتمی حکم 16.03.1984 کے حکم ذریعے عائد کیا جاتا ہے اور جب 16.03.1984 کے مذکورہ حتمی حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا، تو اپیل کنندہ تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار تھا۔ فوری معاملے میں، اپیل کنندہ نے خاص طور پر مورخہ 16.3.1984 کو دی گئی سزا کے حتمی حکم کو چیلنج کیا ہے جس کے تحت انہوں نے 14.10.1974 سے بجائے 1.4.1976 کے موثر ہونے والی اہلیت کی حد عبور کرنے کے دعوے کو مسترد کیا۔ اور مذکورہ کارروائی کو خاص طور پر چیلنج کیا گیا تھا۔ لہذا محض اس بنیاد پر کہ مورخہ 10.10.1980 کے اس کارروائی کے حکم کا ذکر نہیں کیا گیا یا اسے چیلنج نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں لیا جاسکتا کہ اپیل کنندہ کو 4.10.1974 سے موثر ہونے والی اہلیت کی حد عبور کرنے کا ریلیف دینے سے محروم کر دیا جائے۔ ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کو صرف تکنیکی وجوہات کی بنا پر خاطر خواہ راحت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا جب مقدمے میں مخصوص دعویٰ اور راحت کا دعویٰ کیا گیا تھا حالانکہ حکم کی تاریخ کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ کے دعوے کو وقت کی پابندی نہیں کہا جاسکتا، خاص طور پر جب موثر اہلیت کی حد 4.10.1974 کو عبور کرنے کے فائدے سے انکار کرنے کا حکم معطلی کی مدت کو غیر ڈیوٹی مدت سمجھتے ہوئے منظور کیا گیا تھا۔

یہاں 10.10.1980 کے حکم کو دوبارہ پیش کرنا مناسب ہوگا جس کے تحت اپیل کنندہ کو 04.10.1974 سے موثر ہونے والی اہلیت کی حد کو عبور کرنے کے فائدے سے انکار کیا گیا تھا اور اسے صرف موثر اہلیت کی حد 01.04.1976 کو عبور کرنے کی اجازت تھی۔

“پنجاب ریاستی الیکٹریٹی بورڈ

آفس آرڈر نمبر 419/ای اے-3187 تاریخ شدہ 10.10.1980

ایس۔ دھرم پال اروڑا اسٹنٹ ریونیو اکاؤنٹ (اب مرکزی دفتر اسٹنٹ کے عہدے کے خلاف تعینات) روپے کے تنخواہ کے پیمانے پر۔ 160-10-15250-400 کو موثر ہونے والی اہلیت کی حد پار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کی تنخواہ 250 فی ماہ سے بڑھا کر 265 کر دی جاتی ہے۔ اس کی معطلی کی مدت کو 'غیر ڈیوٹی مدت' سمجھا جاتا ہے جس کا اثر 4.9.74 سے 30.9.75 تک ہوتا ہے اور اس کا ریکارڈ غیر تسلی بخش ہوتا ہے۔

2- یہ چیف اکاؤنٹس آفیسر، پی ایس ای بی، پٹیلہ کی منظوری سے جاری ہوتا ہے۔

دستخط:

سینئر اکاؤنٹس آفیسر/اسٹیٹ اے/سی،
 چیف اکاؤنٹس آفیسر، پی ایس ای بی، پٹیلہ کے لیے۔"

مذکورہ بالا سے یہ واضح ہے کہ یہ انہی الزامات کا تسلسل تھا کہ اپیل کنندہ کو اس تاریخ سے کارکردگی اہلیت کو عبور کرنے کے فائدے سے انکار کیا گیا تھا جس کا وہ حقدار تھا۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ اپیل کنندہ کو محکمہ کی طرف سے 24.09.1974 پر فرد جرم پیش کی گئی تھی اور یہ وہی فرد جرم تھی جس کی وجہ سے بالآخر 16.03.1984 کے حکم ذریعے اپیل کنندہ کے خلاف حتمی تاوان عائد کیا گیا۔

لہذا، ایک بار حتمی حکم جانے کے بعد، فرد جرم کی تاریخ سے لے کر حتمی حکم کی منظوری کی تاریخ تک کے تمام احکامات کا عدم اور بے کار ہو جاتے ہیں۔

چونکہ 16.3.1984 کا حتمی حکم خود عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا، اس لیے ہمیں اس اپیل میں اٹھائے گئے یا عدالت عالیہ کے ذریعے زیر غور کسی دوسرے سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، جو ہماری رائے میں مکمل طور پر غیر ضروری ہے۔ کیس کے حقائق اور حالات میں۔

لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ 4.10.1974 سے 30.9.1975 تک کی مدت کے لیے تمام مالیاتی

فوائد کا حقدار ہوگا اور ساتھ ہی 1.4.1976 کے بجائے 4.10.1974 کو موثر اہلیت کی حد کو عبور کرے گا۔ دیوانی اپیل کی اجازت اس حد تک ہے جس کی اوپر نشاندہی کی گئی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔

ایس کے ایس